گرامی کی جانشینی حق ادا کیا ہے۔ دورِ جدید میں اسلام کی صحیح تعبیر وتشریح اور تفہیم میں آپ کا ثانی نہیں تھا۔

آپ کی ولادت جنوری 1926ء میں ہوئی، جس گھرانے میں آنکھ کھولی علم وعمل کے سوتے وہاں سے پھوٹتے تھے۔ عمر تعلیم وتعلم کے لائق ہوئی تو آپ کو دارالعلوم دیوبند کا سنہرا تعلیمی دور ملا، جب وہاں اپنے وقت کے منتخب رجال دینی علوم وفنون کی ضوفشانیوں میں مصروفِ عمل تھے۔ اسی ماحول میں آپ کو درس وتدریس کا موقع بھی ملا۔ آپ کی زندگی میں کئی نازک موڑ اور خطرناک مقامات آئے لیکن آپ نے کبھی وقار ومتانت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

دارالعلوم دیوبند کا مشہور عالم قصہ جس نے اپنوں کے درمیان وسیع خلیج حائل کر دی تھی۔ بالآخر آپ ہی کی پیش قدمی سے ختم ہوسکی ''دارالعلوم وقف'' دیوبند جو حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کی یادگار ہے، نے آپ ہی کے حسنِ تدبر اور حسنِ انتظام سے عالم اسلام میں ناموری حاصل کی ہے۔

دوسری شخصیت وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ کے رکن، اور خازن، دارالعلوم الاسلامیہ لاہور کے مہتمم، حکیم الامت مجدد الملۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے رشتہ میں نواسہ حضرت مولانا مشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی ہے۔ آپ سفرِ عمرہ پر حرمین شریفین تشریف لے گئے ہوئے تھے، مدینہ منورہ میں قیام تھا کہ 30 اپریل کو آپ کی طبیعت خراب ہوئی اور تھوڑی ہی دیر میں داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ آپ کی نماز جنازہ مسجد نبوی شریف میں ہوئی، خوبیٔ قسمت سے آپ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ بھی بلند نسبتوں کی حامل شخصیت تھے۔

آپ کی والدہ ماجدہ رشیدہ خاتون حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی ربیبہ یعنی سوتیلی بیٹی تھیں، ان صاحبزادی کی والدہ ماجدہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی دوسری اہلیہ محترمہ تھیں۔ ان کی پرورش حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے ہاں ہوئی اور وہ آپ ہی کے گھر سے رخصت ہوکر حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ کے نکاح میں گئی تھیں۔ اس اعتبار سے حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ آپ کے نانا ہوئے۔ حضرت مولانا مشرف علی تھانوی رحمہ اللہ ربیع الاول 1358ھ/1939ء کو تھانہ بھون میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے بچپن کا یادگار واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حکیم الامت رحمہ اللہ ناشتے کے لیے گھر میں بیٹھے تھے، ننھے مشرف علی جو اس وقت تین چار برس کے ہوں گے، بھی پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پلنگ کے کنارے گوٹے والا کپڑا رکھا تھا، وہ لے کر حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ نے ننھے مشرف علی کے سر پر باندھنا شروع کر دیا، جب آپ کی اہلیہ محترمہ اور بچے کی نانی صاحبہ ناشتہ لے کر آئیں اور یہ منظر دیکھا تو پوچھا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ تو جواباً حضرت حکیم الامت نے فرمایا کہ یہ بچہ جب حافظ، قاری، عالم فاضل بن کر فارغ ہوگا تو اس کے سر پر دستارِ فضیلت باندھی جائے گی، تو میں نہیں ہوں گا۔ اس لیے ابھی سے دستار باندھ رہا ہوں۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی دعائیں اور توجہات آپ کے شامل تھیں۔ آپ نہ صرف حافظ، قاری اور عالم